اشاریہ اورینٹل کالج میگزین، جلد ۸۶، شمارہ ۱، ۲۰۱۱ء

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مصنف	عنوان	صفحات نمبر	خلاصہ	کلیدی الفاظ
آصف علی چٹھہ	شام کا سویرا.........نزار قبانی	۲۰۲-۲۱۴	نزار قبانی شام کا ایک مشہور ادیب اور شاعر ہے۔ اس نے اپنے کیریئر کا آغاز بہ طور سفیر کیا لیکن بالآخر اپنی تمام تو جہات لکھنے پر مرکوز کر دیں۔ اُس نے عربی شاعری کے روایتی سانچے کو ترک کیا اور عام فہم مفردات کو اپنی شاعری میں برتا۔ اگر چہ اس کی شاعری بہت سادہ اور غیر فلسفیانہ ہے تاہم وہ اپنی شاعری میں بہت سارے سوالات اٹھاتا ہے۔ وہ اپنی سوسائٹی کے بہت سی ممنوعات کو بڑی دلیری سے بیان کرتا ہے۔ اُس نے عالمی سطح کا ادب تخلیق کیا۔ یہ مقالہ اس کے مختصر تعارف کے علاوہ اس کی اپنے وطن، لوگوں اور عرب دنیا سے محبت کو زیر بحث لاتا ہے۔	عرب، دنیا، لندن، جنگ، اسرائیل، فلسطین، شاعری، پٹرولیم، اسلام، افیون
امتیاز احمد	ابو ماضی: معاصر عربی شاعری میں جدیدیت کی آواز Abu Madi: A Voice of Modernity in Contemporary Arabic Poetry	۲-۸	۱۸۲۰ کے بعد لبنانی شعرا کی امریکہ کی طرف نقل مکانی سے عربی ادب میں جدیدیت کا راستہ ہموار ہوا۔ ان شعرا نے روایتی اسلوب سے ہٹ کر شاعری کا آغاز کیا۔ ایلیا ابو ماضی عربی کے مہجر شعرا میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اُس نے اپنی شاعری کا اسلوب واقعاتی بنا دیا۔ اُس نے کوشش کی کہ وہ لوگوں میں غم و حزن کو کم کر کے اُن میں فرحت و انبساط کے رجحانات پیدا کرے۔ اُس نے زندگی کو سمجھنے اور زندگی جیسے کہ وہ ہے کی طرف دعوت دی۔ اُس نے انگریزی شاعر ورڈز ورتھ کے انداز میں فطرت کو اخلاقی تعلیم کے لیے استعمال کیا۔ اُس کی زبردست تخیلاتی صلاحیت نے شاعری میں ڈرامائی و بیانی عناصر کو مہارت سے استعمال کیا۔	Lebanese, America, Arabic, poetry, Sunni, Eli Abu Madi, Christian, Druzes, USA, New York
حافظ عبدالقدیر	ابو العلا معری اور محمد اقبال أبو العلاء المعري و محمد إقبال	۵۹-۸۰	ابو العلاء المعری عباسی دور کا ایک نابینا شاعر و ادیب تھا۔ اس نے سماوی سفر پر رسالۃ الغفران کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ہیرو ابن القارح ہے۔ دوران سفر دوزخ اور جنت میں مختلف شخصیات سے اس کی ملاقات ہوتی ہے۔ معری کا یہ کام عربی زبان میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اسی موضوع پر ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال نے اپنی مثنوی جاوید نامہ مرتب کی۔ اقبال شرق و غرب کے مذہبی اور ادبی رجحانات سے واقف تھے اور اُنھیں رسالۃ الغفران تک براہ راست رسائی حاصل تھی۔ اقبال کا کام شاہ کار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مثنوی میں علامہ اقبال نے قدامت اور جدت کا امتزاج پیش کیا ہے۔ یہ مقالہ اقبال اور معری کے اس موضوع پر کام کا تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے نیز دونوں کے ادبی کام میں پائی جانے والی ہم آہنگی اور فرق کو بھی واضح کرتا ہے۔	معراج، الأدباء، جاوید نامہ، ابن القارح، إبليس، رسالة الخلود، الرومي، زرادشت، الأبدالي، السيادة

حامد اشرف ہمدانی	ادب حدیث اور اس کا عربی زبان و ادب پر اثر أدب الحديث النبوي وأثره في اللغة والأدب	۲۷۔۵۸	احادیث نبوی کی فقہیانہ اہمیت کے ساتھ ساتھ ادبی اہمیت بھی مسلمہ ہے۔عربی زبان و ادب کے طلبہ کے لیے احادیث نبوی کا مطالعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اس مقالے میں استخراج،صرف ونحو اور مفردات کے حوالے سے احادیث نبوی پر مختلف علما کی رائے پیش کی گئی ہے۔علاوہ ازیں مقالے میں احادیث میں صنائع وبدائع کا استعمال بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔آپ ﷺ کے خطبات، احادیث اور جوامع الکلم کا عربی زبان پر مجموعی اثر مع امثال مقالے کا اساسی موضوع ہے۔	الحديث، السنة، القرآن، النبوي، الأوس، الخزرج، الأسلوب، بخاري، إنسانية، كلام
شاہدہ منظور	جدید آرٹ اور جدیدیت Interpreting Modern Art and Modernity	۹۔۱۷	یہ مقالہ جدید آرٹ اور جدیدیت کے چند بنیادی مسائل کو سمجھنے کا راستہ ہموار کرتا ہے۔اس مقالے میں پاکستانی تنقید نگاروں کی طرف سے جدید آرٹ کی اصطلاح کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور کچھ متضاد اور غیر موافق مطالعات کی نشاندہی بھی گئی ہے جس نے نئی نسل کے ذہنوں میں ابہام پیدا کر دیے ہیں۔ یہ مقالہ بنیادی طور پر نظری وتقابلی مطالعہ ہے جو دو اصطلاحوں یعنی جدید اور جدیدیت کے بنیادی مغالطوں کو آرٹ اور بالخصوص بصری فنون کے حوالے سے زیر بحث لاتا ہے۔	Pakistani, Art, Rome, Mughal, Florence. Akbar Naqvi, Indian, English, Eastern, Western
عبدالماجد ندیم	قرات امام زید پر عربی لہجوں کا اثر تأثير اللهجات العربية في قراءة الإمام زيد بن علیؓ	۱۱۔۳۶	چوں کہ نزول قرآن کے وقت عربی کے مختلف لہجات مروج تھے اس لیے کسی بھی لہجے میں قرآن مجید پڑھنے کی اجازت تھی۔ یوں بہت سے پرانے لہجوں کے احیاء کی راہ استوار ہوئی۔مطالعات قرآنی کے حوالے سے عربی لہجوں کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔زید بن علی زین العابدین نبی ﷺ کے نواسے کے بیٹے ہیں۔آپ قرآنی علوم میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ عربی زبان کے مختلف لہجوں کے بھی عالم تھے۔آپ نے اپنی کتابوں میں ان لہجوں کا استعمال کیا ہے۔ یہ مقالہ زید بن علیؓ کے مطالعہ قرآن کے دوران میں استعمال ہونے والے لہجوں کے معاشرتی ومقامی اثرات پر روشنی ڈالتا ہے۔	اللهجة، ابن سيده، اللسان، اللغة، العربية، قراءة، مصر، العدنانية، الحجاز، قريش
فخر الحق نوری	راشد کی شاعری کے سیاسی ابعاد	۱۲۱۔۱۵۰	ن۔م۔راشد اردو شاعری کا ایک اہم حوالہ ہے۔اس کے فن وفکر کے مختلف حوالے اسے اپنے معاصر شعرا میں قد آور بناتے ہیں۔ یہ مقالہ ن۔م۔راشد کی شاعری کے سیاسی ابعاد کے متعلق ہے۔ یہ مقالہ ہندوستان میں برطانوی استعماریت کے تناظر میں راشد کے فکروفن سے بحث کرتا ہے۔	سیاست، شاعری، سامراجی، استعماری، پطرس بخاری، غلامی، ہندوستان، افریقہ، عمرانی، انتقام
محمد اقبال شاہد	برصغیر پاک و ہند محیط الکونین کے آئینے میں سیمای شبه قاره در آیینه "محیط الکونین"	۱۰۹۔۱۲۰	سالک قدوینی ایران کا وہ شاعر ہے جس نے نقل مکانی اختیار کر کے مغل اور کچھ دوسرے درباروں تک رسائی پائی۔اُس کا دیوان بالخصوص مثنوی محیط الکونین نے اس کی اپنے علاقے کی یادداشتوں کے ساتھ ساتھ وہاں کے باشندوں کے معاشرتی رویے، عمارتوں، آبشاروں اور فطری خوب صورتی سے بھرپور ہے۔یوں اُس کی شاعری نے فارسی زبان میں نئے اسلوب کا اضافہ کیا۔اسی طرح اس نے نئے استعاروں، تشبیہوں اور دوسرے بلاغتی عناصر سے فارسی دنیا کو متعارف کروایا۔ یہ مقالہ برصغیر کے تہذیبی ومعاشرتی حالات نیز قدوینی کی ادبی خدمات کا تحقیقی مطالعہ پیش کرتا ہے۔	سالك، محيط الكونين، احمد آباد، برهانپور، دولت آباد، جگر، هندوستان، جنگ، ساقی نامه، فرهنگ

محمد جاوید	پاکستانی زبانوں میں مستعمل عربی اصطلاحات قضية المصطلحات العربية المستخدمة في لغات باكستان	۸۱ـ ۹۲	اصطلاحات سازی کی تاریخ کا سرا دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں ملتا ہے۔اصطلاح کسی خاص مضمون یا بحث کا جامع اور درست پس منظر بیان کرتی ہے۔خالص سائنسی علوم کی طرح ادبیات میں بھی اصطلاحات سازی خاص اہمیت کی حامل ہے۔اردو زبان ہندی، فارسی، عربی کے علاوہ چند مقامی زبانوں کا حسین امتزاج ہے۔ماضی میں اردو میں اصطلاحات سازی کرتے وقت عربی اور فارسی کو بہ طور خاص مدنظر رکھا جاتا تھا۔اب حالات بدل چکے ہیں اور اصطلاح سازی میں عربی کی بجائے انگریزی نے اہمیت اختیار کر لی ہے۔یہ مقالہ اردو میں اصطلاحات سازی کی بحث پر عربی زبان کے تناظر میں روشنی ڈالتا ہے۔	لغة، الأردية اليونان، العربية، المسلمون، ظلمات، العراق، مصر، اللاطينية، الألمانية
محمد نعیم	اردو ناول میں مزاحمتی تذبذب	۱۸۱ـ ۲۰۲	یہ مقالہ اردو ناول میں نوآبادیاتی نظام کے خلاف تذبذب کو زیر بحث لاتا ہے۔انیسویں صدی کے اردو ناول نگاروں نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف براہ راست مزاحمت کی بجائے بالواسطہ طور پر مزاحمتی روش کو اختیار کیا۔ان ناولوں میں نوآبادکاروں کی غیر وجدانی ساخت اور مذہبی تضاد کی فضا دکھائی گئی ہے۔	ادب، زندگی، مزاحمتی، ناول، کلکتہ، منیا برج، ہندوستان، عیسائیت، کلیسا، مسلمانوں
ناصر عباس نیر	یورپ بہ طور کبیری بیانیہ	۱۵۱ـ ۱۸۰	بیانیے کی خصوصیات واضح کرتے ہوئے بیانیے اور کبیری بیانیے میں فرق روا رکھتے ہوئے یہ مقالہ نوآبادیات میں کبیری بیانیے کے کردار کا مطالعہ پیش کرتا ہے۔یورپ نے خود کو ایک ایسے کبیری بیانیے کے طور پر متعارف کروایا جو آفاقی خصوصیات رکھتا ہے اور اس لیے ہر جگہ اور زمانے میں قابل تقلید ہے۔یورپ بہ طور کبیری بیانیے میں ہی تضاد موجود تھا کہ یورپ ایک مقامی مظہر تھا مگر خود کو آفاقی بنا کر پیش کرتا تھا۔یہ مضمون کبیری بیانیے کے مقابل وضع کیے گئے مقامی، صغیری بیانیوں کا مطالعہ بھی کرتا ہے۔	نوآبادیاتی، اچھبے، ثقافتی، سائنسی، شعریات، حکمران، تاریخ، لارڈ میکالے، نفسیاتی، ٹریویلین
نجم الرشید	بیدل کی شاعری تذکروں کی روشنی میں شعر بیدل در آئینه تذکره ها	۹۷ـ ۱۰۸	بیدل دہلوی برصغیر کا مشہور فارسی شاعر ہے جو اپنے آبائی وطن کے برعکس افغانستان اور تاجکستان میں زیادہ مشہور ہے۔پچھلے چند عرصے سے اس نے ایران میں بھی شہرت حاصل کرنا شروع کر لی ہے جہاں پر اُس کے کام پر تحقیقی و تنقیدی کتابیں اور مضامین شائع ہو رہے ہیں۔اس کی شاعری پر بنیادی تنقیدی کام تذکروں میں ملتا ہے۔تذکرہ نگاروں نے اس کی شاعری کے مختلف پہلوؤں پر رائے زنی کی ہے۔یہ مقالہ بیدل دہلوی کی شاعری کے حوالے سے تذکرہ نگاروں کی رائے سے بحث کرتا ہے۔	بیدل، سخنگویان، شه فاره، فارسی، شعر، فصاحت، بلاغت، آزاد بلگرامی، گلزار کل، ایران

اشاریہ اورینٹل کالج میگزین، جلد ۸۶، شمارہ ۲، ۲۰۱۱ء

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مصنف	عنوان	صفحات نمبر	خلاصہ	کلیدی الفاظ
اورنگ زیب نیازی	چین کی حقیقتیں اور افسانے	۱۴۱۔ ۱۴۴	ڈاکٹر وحید قریشی ایک ممتاز سکالر، محقق اور تنقید نگار تھے۔ انھوں نے ۱۹۶۶ میں ایک ادبی اور ثقافتی وفد کے ساتھ چین کا سفر اختیار کیا۔ اس سفر میں پیش آمدہ تجربات کو ایک سفر نامے بہ عنوان 'چین کی حقیقتیں اور افسانے' لکھا۔ یہ سفر نامہ اگرچہ بہت مختصر ہے تاہم یہ آزاد چین کی مکمل تصویر کشی کرتا ہے۔ یہ سفر نامہ ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا اس لیے تنقید نگاروں کی توجہ حاصل نہیں کر سکا۔ یہ مقالہ اس سفر نامے کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں اس سے ماقبل اور مابعد لکھے گئے سفر ناموں کے مابین تقابلی مطالعہ پیش کرتا ہے۔	چین، لاہور، ثقافت، دنیا فرانس، ابن بطوطہ، البیرونی، میوزیم، وحید قریشی، عورتیں
ایم خالد فیاض	فسادات کے افسانے اور ممتاز شیریں	۱۴۵۔ ۱۵۴	ممتاز شیریں کا شمار اردو کی صف اول کی تنقید نگار کے طور ہوتا ہے۔ وہ اردو ادب کی ایسی تنقید نگار بھی جاتی ہے جنھوں نے اردو افسانے کا مطالعہ مغربی ادب کے وسیع پس منظر میں کیا ہے اور اردو تنقید کے حوالہ سے گہری بصیرت کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے فسادات اور کچھ دیگر موضوعات پر اردو میں بہترین افسانے لکھے ہیں جن کے متعلق تنقید نگاروں کی رائے بہت مثبت ہے۔ اس مقالے میں ممتاز شیریں کے فسادات پر لکھے افسانوں کا تنقیدی جایزہ لیا گیا ہے۔	فسادات، جنگ، بنگال، ممتاز شیریں، فیرس لین، لاجونتی، قدرت اللہ شہاب، عورت، افسانہ، اندھی گلی
حامد اشرف ہمدانی	قاضی عبدالسلام سلیم بطور نعتیہ شاعر المدیح النبوی عند القاضی عبدالسلام سلیم	۱۱۔۲۲	پاکستان کے ہر قابل ذکر شاعر نے کم یا زیادہ نعتیہ شاعری کی ہے۔ قاضی عبدالسلام سلیم کا شمار بھی ایسے ہی شعرا میں ہوتا ہے۔ اس مقالے میں ان کے دو نایاب نعتیہ قصیدوں کا ذکر ہے۔ پہلا نعتیہ قصیدہ ۷۱ اشعار پر مشتمل ہے اور یہ روایتی عربی شاعری کے اسلوب پر لکھا گیا ہے۔ انہوں نے اس قصیدے میں نبی ﷺ کے بہت سے اوصاف بیان کیے ہیں اور اپنی بخشش کے لیے نبی ﷺ کی سفارش کے متمنی ہیں۔ دوسرے نعتیہ قصیدے میں نبی ﷺ کے معجزوں اور انبیا علیھم السلام میں ان کے مقام و مرتبہ کا ذکر ہے۔ دونوں نعتیہ قصیدے آپ ﷺ، آپ کی آل اور اصحاب پر درود و سلام پر ختم ہوتے ہیں۔ شاعر نے آخری شعروں میں اپنا نام سلیم بطور تخلص استعمال کیا ہے، جس سے اُن کی عربی شاعری پر فارسی اور اردو کے اثرات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ دونوں قصیدے پاکستانی عربی ادب میں اپنے منفرد اسلوب، مفردات اور فکر و تخیل کے حوالے سے ایک اثاثے کی حیثیت رکھتے ہیں۔	الهند، دهلی، دیوبند، الکفر، الضلال، روض الأشعار، ناله درد، باکستان، القاضی عبدالسلام

سعید خاور بھٹا	کہتنی، سلمیر تے وسیب	۱۵۵۔ ۱۶۶	اس مقالے کا موضوع کہانی کار، سامع اور ثقافت ہے۔اس میں پنجاب میں نوآبادیاتی تسلط سے پہلے کہانی کاری کی ثقافتی اہمیت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔برطانوی تسلط سے پہلے کی ثقافت میں کہانی کار اور سامع کی دل چسپی کا بنیادی سبب یہ تھا کہ تب لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے رہتے تھے۔لیکن سامراجی قبضے کے بعد یہ صورت حال برقرار نہ رہ سکی۔اس ثقافت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ تاریخی کہانیاں نئی نہیں ہیں۔جب کہانی کار کہانی بیان کرتا تو سامع کی دل چسپی کہانی کو نئے معانی بخشتی۔یوں کہانی اور سامع مل کر اس عمل کو منفرد بناتے۔اس مقالے میں لوک کہانیوں کو پوسٹ ماڈرن نقطہ نظر سے زیر بحث لایا گیا ہے۔	یورپی، انگریزی، سوالنامہ، کہانیاں، لوک کہانی، وسیب، غلام محمد چیمہ، منڈیاں، قبائلی، شیر شاہ
شاہین کرامت	سوانیاں دی شاعری دے موضوعات	۱۶۷۔ ۱۷۸	معاصر پنجابی زبان کے ادبی رجحانات میں خواتین لکھاریوں کا کردار بڑا جاندار ہے۔بہت سی خواتین نے تقریباً ہر موضوع پر کچھ نہ کچھ ضرور لکھا ہے۔انہوں نے شاعری کے میدان میں بھی سماجی وثقافتی، مذہبی وسیاسی ومعاشی موضوعات پر لکھ کر تلاطم پیدا کیا ہے۔اوران ادبی کاوشوں کا خواتین بالخصوص پنجابی خواتین پر بڑا گہرا اثر ہوا ہے۔مقالے میں خواتین کے پنجابی شاعری کے نمونے بھی دیے گئے ہیں۔	عورت، اخلاقیات، عمرانیات، معاشرے، حیاتی، شاعری، سڑک، پنجاب، سرائیکی، رومانوی
محمد ادریس لودھی	ابن عبدربہ بطور سیرت نگار ابن عبد ربه: كاتب السيرة النبوية	۲۳۔ ۳۸	اگرچہ اندلسی ادیب ابن عبدربہ کی وجہ شہرت ان کی ادبی خدمات ہیں تاہم انہوں نے خالص مذہبی موضوعات پر بھی قلم اٹھایا ہے۔انہوں نے اپنی مشہور کتاب العقد الفرید میں نبی ﷺ کی سیرت پر جو کچھ لکھا ہے اُسے سیرت نگاری کے میدان میں اہم اضافہ سمجھا جاتا ہے۔ابن عبدربہ نے اپنی مشہور کتاب میں جو اسلوب اور منہج اختیار کیا ہے، یہ مقالہ اس کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔	الأديان، السماوية، العقد الفريد، شاعر، الأندلس، المشرق، لوئس معلوف، الطعام، الشراب، كتاب الشعراء
محمد جاوید	عربی خط کی ترویج میں فارسی زبان کا کردار دور اللغة الفارسية في انتشار الخط العربي	۵۵۔ ۸۰	فارسی صدیوں تک برصغیر کی غالب زبان رہی ہے۔سرکاری زبان ہونے کے علاوہ یہ خالص علمی گفتگو کی بھی زبان رہی ہے۔ اردو زبان کی اٹھان میں فارسی کا کردار بہت اہم ہے۔روزاول سے ہی اردو عربی الاصل فارسی خط میں لکھی جارہی ہے۔فارسی نے بشمول رسم الخط کے بہت کچھ عربی زبان سے لیا ہے اور بعینہٖ اسے اردو میں منتقل کردیا ہے۔برصغیر میں عربی خط کا پھیلاؤ بڑی حد تک فارسی زبان وخط کا مرہون منت ہے۔یہ مقالہ برصغیر میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص عربی خط کے پھیلاؤ میں فارسی کے کردار کو زیر بحث لاتا ہے۔	اللغة، الفارسية، أفغانستان، السيخ، الإيران، هخامنشي، الإسكندر الأعظم، سلوكي، السنسكريتية، فارس

محمد سلطان شاہ	نظریہ ارتقا پر ڈارون سے پہلے کے مسلم دانشوروں کے خیالات Pre-Darwinian Muslim Scholars' Views on Evolution	۳-۴۰	چارلس ڈارون کو ارتقائی تھیوری کا پہلا پرچارک سمجھا جاتا ہے۔اس مقالے میں ارتقائی تھیوری کا ایک مختلف نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ بہت سے مسلمان فلسفی ڈارون سے بہت پہلے اپنی تحریروں میں اس موضوع پر لکھ چکے ہیں۔ڈارون سے پہلے کے مسلمان علما نے ڈارون کو کافی مواد فراہم کر دیا تھا جسے ڈارون نے سائنسی زبان دی۔ جان ولیم ڈریپر ڈارون کا ایک ہم عصر ہے جو اسے ڈارون کی بجائے ارتقا کی مسلم تھیوری کا نام دیتا ہے۔ ڈارون خود عربی جانتا تھا اور اُسے عربی ادب تک براہ راست رسائی حاصل تھی۔وہ کیمبرج یونیورسٹی کی الہیات فیکلٹی میں اسلامی ثقافت کا طالب علم تھا۔یوں کہا جا سکتا ہے کہ ڈارون نے اپنی تھیوری کے لیے خام مواد شرقی ادب سے ہی لیا۔	Muslim, Charles Darwin, Greek, Ibn Khaldun, Al-Jahiz, Physics, Allah, Dr.Stokel, Rumi, Professor Lee
محمد سلیم	مقالات شبلی پر ایک نظر	۸۱-۱۰۲	یہ مقالہ شبلی کے چند دلچسپ مقالات کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ان مقالات کے مطالعہ کے دوران میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ مولانا کس وسعت علمی، علمی تجسس اور فکر و تخیل کے حامل تھے۔ادب، تاریخ، شاعری، فلسفے اور تعلیم میں ان کی خدمات دیکھ کر آج بھی حیرت ہوتی ہے۔ان مقالات کو لکھتے وقت مولانا اپنے تخیلات کی بلندی پر دکھائی دیتے ہیں۔اس مقالے میں اُن کے مقالات کی خوبیوں کا احاطہ کیا گیا ہے تاہم کہیں اُن سے اختلاف بھی کیا گیا ہے۔	اسلامی، شہد، بلاغت، اعجاز القرآن، وقف اولاد، عربی، فارسی، لارڈ کرزن، قرآن، عورتیں
محمد ناصر	سخن سالار شروان: عظیم غزل گو شعرا کا پیشرو	۱۰۳-۱۲۰	خاقانی فارسی کا ایک عظیم شاعر ہے۔وہ جوانی میں اپنے قلمی نام 'حقیقی' کے نام سے لکھتا رہا ہے۔ابوالمظفر خاقان اکبر منوچہر کے دربار سے منسلک ہونے کے بعد اس نے اپنا نام خاقانی اختیار کر لیا۔اس نے فارسی زبان میں قابل ذکر اضافے کیے ہیں جس میں اُس کے کچھ شاندار قصیدے بھی شامل ہیں۔خوب صورت غزلیں، ڈرامائی نظمیں جس میں اُس نے ظلم کے خلاف آواز بلند کی اور منطق اور محنت کو پر شکوہ لکھا اور اپنے بچوں، بیوی اور رشتہ داروں کی وفات پر کچھ مرثیے بھی لکھے ہیں۔وہ فارسی زبان کا قادر الکلام شاعر تھا۔اس مقالے میں فارسی کے تین بڑے غزل گو شعرا رومی، سعدی اور حافظ پر اُس کے اثرات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔	ادب، تہذیب، شاعری، خاقانی، علی ذُبحی، مرثیوں، فارسی، غزلیات، سعدی، محبوب
مقیت جاوید بھٹی	پاکستانی زبانوں کو نظام ہائے تہجی پر عربی تہجی کے اثرات تاثیر الابجدیة العربیة فی ابجدیات اللغات الباکستانیة	۳۹-۵۴	جب برصغیر میں عربی زبان نے بطور ایک فاتح نسل کی زبان کے طور پر قدم رکھا تو مقامی زبانوں پر اس کے کئی اثرات مرتب ہوئے۔مقامی زبانوں نے جہاں عربی کے ہزاروں الفاظ لیے وہاں عربی کے خط سے بھی بہت زیادہ متاثر ہوئے۔اگر ہم پاکستان کی پانچ بڑی زبانوں کے نظام ہائے تہجی کا تجزیہ کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ان تمام زبانوں نے بالکلیہ یا پھر زیادہ تر عربی تہجی کو اپنا لیا ہے۔ یہ مقالہ پاکستان کی پانچ بڑی زبانوں اردو، پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی کے نظام ہائے تہجی سے بحث کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ ان زبانوں کی حروف تہجی نے کہاں تک عربی زبان و خط کو قبول کیا ہے۔	الشعوب، العربیة، الإسلامی، اللاتینیة، الهجائی، الأردیة، السندیة، هندوستانی، محمود الغزنوی، اللوتشیة

اشاریہ اورینٹل کالج میگزین، جلد ۸۶، شمارہ ۳، ۲۰۱۱ء

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مصنف	عنوان	صفحات نمبر	خلاصہ	کلیدی الفاظ
ابرار عبدالسلام	شمالی ہند اردو تاریخ گوئی کی روایت (اٹھارویں صدی عیسوی تک)	۱۰۵-۱۲۲	تاریخ گوئی ایک ایسا ادبی فن ہے جس کی بنیاد حروف کے عددی نمبروں پر ہے جنھیں اس فن کے ماہرین نے متعین کیا ہے۔ ایک خالص تاریخ نویس کی طرح تاریخ گو بھی حروف تہجی، لفظ جملے یا پھر ایک لائن کی مدد سے ماضی و حال کے حالات کی صحیح تصویر کشی کرتا ہے۔ انیسویں صدی میں یہ فن اس قدر مقبول تھا کہ ہر شاعر نے فارسی، عربی اور اردو میں تاریخ گوئی اپنی فنی پختگی کے اظہار کے لیے ضروری سمجھی۔ جو شعرا اس فن میں کمزور ہوتے اُن کی شاعری پر گرفت مشکوک سمجھی جاتی۔ یہ مقالہ اٹھارویں صدی میں شمالی ہند میں اردو تاریخ گوئی کی روایت سے بحث کرتا ہے۔	ہندوستان، داریوش اعظم، نوشیروان، سندھ، پنجاب، ترکی، شیخ جیون، بابو بانکی لال، تاریخ
جواد ہمدانی	بیسویں صدی میں فارسی شاعری کے رجحانات	۱۲۳-۱۲۸	یہ مقالہ بیسویں صدی کے رجحان ساز فارسی شعرا کے فکروفن کے متعلق ہے۔ علاوہ ازیں اس مقالے میں اقبال اور جدید ایرانی شعرا کے مابین تقابلی مطالعہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ چوں کہ اقبال کا عہد جدید فارسی شاعری کا ہم عصر زمانہ تھا یہ بات لائق توجہ ہے کہ اقبال کا اسلوب جدید فارسی شاعری کے ہم آہنگ تھا یا مختلف۔	فارسی، خراسانی، پروین اعتصامی، غزل، قصیدہ، فرانسیسی، شاعر، جرمن، اطالوی، اقبال
حامد اشرف ہمدانی	محمد یوسف بنوری کی نعتیہ شاعری المدیح النبوی عند الشیخ محمد یوسف البنوری رحمہ اللہ	۲۷-۴۲	اس مقالے میں محمد یوسف بنوری کے دو مشہور نعتیہ قصیدے شامل ہیں۔ پہلا قصیدہ عربی شاعری کے روایتی اسلوب کا حامل ہے اس قصیدے میں شاعر نے نبی ﷺ کی بہت سی اوصاف کو بیان کیا ہے اور آخر میں آپ کی شفاعت کا طلب گار ہے۔ دوسرا نعتیہ قصیدہ نبی ﷺ کے معجزوں اور نبی ﷺ کے دیگر انبیا علیہم السلام میں آپ کے مقام و مرتبہ کو واضح کرتا ہے۔ اپنے اسلوب اور پیش کش کے اعتبار سے یہ نعتیہ قصیدے پاکستانی عربی شعرا کی عربی شاعری کے ذوق اور زبان پر گرفت کا واضح ثبوت ہیں۔	مدح، اللغة، الشعر، الشعراء، العرب، المنطق، کراتشي، القاهرة، فراق، المصائب
ریاض قدیر	اردو کی تاریخ اور 'تاریخی وژن'	۹۳-۱۰۴	یہ مقالہ ڈاکٹر تبسم کاشمیری کی مرتبہ اردو ادب کی تاریخ کے بنیادی اور اہم اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس کتاب سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تاریخی وژن کیوں اور کیسے کام کرتا ہے۔ اس وژن کی گہرائی و گیرائی کا مولف کے اقتباسات کی روشنی میں احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ مقالہ مرتب موصوف کی کچھ امتیازی خصوصیات کی بھی نشان دہی کرتا ہے۔	تاریخ، سیاست، مذہب، شاعری، دنیا، ثقافتی، میر تقی میر، قرطاس، واسوخت، فارسی

طاہرہ بشارت	مذہب اور سائنس: تصادم واتصال	۷۳۔۹۲	یہ مقالہ انسان کے لیے مذہبی ضرورت کے جواز کے متعلق ہے۔اس میں سائنس اور مذہب کے درمیان تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔اس وسیع کائنات میں ان گنت ذی ارواح کا وجود کسی ان دیکھی ہستی کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔جدید دور کے سائنس دانوں مثلاً سٹیفنس، ہاکنگ پال، ڈیویز، نیوٹن اور آئن سٹائن نے زندگی کو ایک معجزہ قرار دیا ہے۔اس مقالے میں سائنس اور مذہب کے حوالے سے بہت سے پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں تصادم اور اتصال ثابت ہوتا ہے اور سائنس کا وہ پہلو بھی پیش کیا گیا ہے جس میں خدا کے وجود کی تصدیق ہوتی ہے۔	انسان، قدرت، مذہب، اعتقادات، اسلام، فلسفہ، ایٹم، ڈارون، سائنسی، سٹیفنس
عاصمہ قادری	پنجابی کلاسیکی شاعری تے پیکھنے دے رنگ	۱۳۹۔۱۷۵	پنجابی کی کلاسیکی شاعری میں تھیٹر کا مرکزی کردار ایک بحث طلب موضوع ہے۔اس مقالے کو وارث شاہ، قادر یار اور دمودر کے قصوں، بابا فرید کے دوہڑوں، سلطان باہو، ہاشم شاہ کی ابیات، شاہ حسین بلھے شاہ اور سچل سرمست کی کافیوں کی مثالوں کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ کے اختتام پر نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ہماری کلاسیکی شاعری میں لوک روایات کے تناظر میں ڈرامائی انداز پایا جاتا ہے۔	پنجابی، کلاسیکی، تھیٹر، ہیر، پیکھنا، شاعری، کھیال، سنسکرت، رانجھا، قادریار
عبدالماجد ندیم	عربی زبان کے مصادر استشہاد مصادر الاستشهاد في اللغة العربية	۴۳۔۵۸	قرآن وحدیث اور دیگر اسلامی علوم کی تفہیم کے لیے عربی زبان کی اہمیت مسلمہ ہے۔ عربی لغت دانوں نے عربی زبان کے مفردات، جملے کی ساخت اور اسلوب کی حفاظت کے سلسلے میں استشہاد کی روایت متعارف کروائی۔اس روایت نے نہ صرف عربی زبان کی مختلف حوالوں سے حفاظت کی ہے بل کہ قرآن فہمی میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ استشہاد کے تین بڑے ذرائع ہیں: قرآن پاک، حدیث اور عربی ادب ۔ یہ مقالہ استشہاد کی روایت پر روشنی ڈالتا ہے۔	اللغة، العاصرة، كلام، الأشعار، البلاغة، نثر، سيبويه، خزانة الأدب، النونحي، السيوطي
نوار شیخ الدین	قرآن کریم میں دلالات حذف دلالات الحذف في القرآن الكريم	۹۔۲۲	ہر زبان کی کچھ امتیازی خصوصیات ہوتی ہیں جو اُسے دیگر زبانوں سے ممتاز کرتی ہیں۔ عربی زبان کی بھی بہت سی ادبی خصوصیات ہیں جو دوسری زبانوں میں نہیں ہیں۔لفظ جملے یا بعض اوقات پورے فقرے کا حذف عربی زبان میں عام ہے۔قرآن پاک میں بھی بعض مواقع پر حذف کی مثالیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔یہ مقالہ قرآن پاک میں پائی جانے والی حذفی مثالوں سے بحث کرتا ہے۔	اللغة، العربية، محمد، ريد، جرجاني، حذف، مفردة، جملة، العرب، القرآن
محمد جاوید	عالمی سطح پر عربی خط کی ترویج انتشار الخط العربي على المستوى العالمي	۵۹۔۷۲	کسی بھی زبان کا پہلا مرحلہ تکلم ہے اور دوسرا مرحلہ تحریر ہوتا ہے۔یہی اصول عربی زبان پر بھی لاگو ہوتا ہے۔عرب فاتحین کی سرکاری زبان ہونے کے علاوہ جزیرہ نما عرب اور اس سے باہر عربی کی ترویج اور فروغ کا بڑا سبب قرآن اور دیگر اسلامی علوم کا عربی زبان میں ہونا ہے۔ جہاں کہیں عرب فاتحین گئے وہ عربی زبان اور اُس کے خط کو بھی اپنے ہمراہ لے کر گئے اور مفتوح اقوام نے ان دونوں کو بڑی گرم جوشی سے قبول کیا۔یہ پذیرائی مغرب میں سپین، افریقہ میں مراکش سوڈان اور دیگر افریقی ممالک اور ایشیا میں پاکستان، انڈیا، ایران، افغانستان اور دیگر وسط ایشیائی ریاستوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس مقالے میں عربی خط کے عالمی سطح پر فروغ سے بحث کی گئی ہے۔	اللغة، الخط، إنسان، الشنوية، السنسكريتية، أمريكا، الحبشة، الشام، سخندان، فارس، سوريا

Shirazi, poet, Golestan, Muslim, Bustan, Simile, fire of anger, metaphor, dervish	سعدی شیرازی کا شمار مشہور ترین اور اہم ترین ادبی شخصیات میں ہوتا ہے۔وہ ایسے نابغہ روزگار شاعر تھے جنہیں نثر پر بھی کامل قدرت حاصل تھی۔انہوں نے اپنے عہد کی پوری مسلم دنیا کا سفر اختیار کیا اور نایاب اور منفرد شعری و نثری تخلیقات پیش کیں۔اُن کا نثری کام گلستان کے نام سے ہے جسے انہوں نے ۱۲۵۸ء میں مکمل کیا۔گلستان کا شمار اب تک لکھی گئی نثری کتب میں بہترین کتاب کے طور پر ہوتا ہے۔ بہت سے ادبی نقادوں کے نزدیک گلستان فارسی نثر کی وہ کتاب ہے جو شاعرانہ انداز لیے ہوئے ہے۔اس مقالے میں گلستان میں پائے جانے والے شعری عناصر کا مطالعہ کیا گیا ہے جس سے سعدی کے مُحبین کے دعوی کی تائید ہوتی ہے اور گلستان کی شان کا اظہار ہوتا ہے۔	۲-۱۷	نثر گلستان میں شاعرانہ عناصر کی جھلک Glimpses of the Poetic Elements in the Prose of Golestan	محمد ناصر

اشاریہ اورینٹل کالج میگزین، جلد ۸۶، شمارہ ۴، ۲۰۱۱ء

اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مصنف	عنوان	صفحات نمبر	خلاصہ	کلیدی الفاظ
تنویر حسین	گل کرسٹ کی ہندوستانی گرامر: ایک تحقیقی مطالعہ	۱۲۷ ـ ۱۴۴	اردو کی دو گراموں یعنی گل کرسٹ کی ہندوستانی گرامر اور میر بہادر علی حسینی کی مرتبہ رسالہ گل کرسٹ کے حوالے سے ابہام پایا جاتا ہے کہ یہ دونوں گرامریں جان گل کرسٹ کی لکھی ہوئی ہیں۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی گرامر ہیں۔ یہ مقالہ اس موضوع پر مختلف ماہرین کی آراء پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں گرامریں ایک دوسرے سے مختلف کتابیں ہیں اور رسالہ گل کرسٹ از بہادر علی حسینی، گل کرسٹ کی ہندوستانی گرامر کا خلاصہ ہے۔ اس مقالے میں گل کرسٹ کی ہندوستانی گرامر کا باب وار مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔	گل کرسٹ، مرجن، تھامس روبک، غازی پور، انگلستان، فتح گڑھ، بہادر علی حسینی، مستشرقین، عربی
حارث مبین	معاویہ نور محمد بطور ایک سوڈانی ادیب معاوية محمد نور أديباً سودانياً	۴۳ ـ ۵۴	معاویہ نور محمد سوڈان کے عربی ادب کا ایک بہت بڑا نام ہے۔ وہ انگریزی زبان و ادب کا فارغ التحصیل ہے۔ یہ سوڈان کا پہلا ادیب ہے جو جدت پسندی کی طرف مائل ہوا اور جس نے مغربی ادیبوں کی پیروی کی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس کا ادبی کام مغربی فکر و تکنیک سے متاثر دکھائی دیتا ہے۔ اُس نے انگلش اور عربی دونوں زبانوں میں لکھا ہے۔ اُس نے بہت سے ناول اور افسانے تخلیق کیے۔ تخلیقی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اُس نے بہت سے ادبی شہ پاروں کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔	عريقة، النيلين، السودان، عردون، الإنجليزي، مصر، آكسفورد، حصاد الهشيم، البريطانية، آمال
حافظ عبدالقدیر	احسان عبدالقدوس کے ادبی کاموں کے تناظر میں معاصر مصری افسانوں کے موضوعات موضوعات القصة المصرية المعاصرة في منظور أعمال إحسان عبدالقدوس	۲۵ ـ ۴۴	احسان عبدالقدوس معاصر مصری ناول نگار اور افسانہ نویس ہے جسے عرب دنیا میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اُس نے مصری سوسائٹی کی ترقی میں حائل رکاوٹوں کے پس منظر میں سینکڑوں کہانیاں لکھی ہیں۔ اُس نے اپنی شاعری میں غربت، اخلاقی انحطاط، نسوانی مسائل، محبت، شادی شدہ زندگی، حب الوطنی، تقابل ادیان، سیاست، بے راہ روی اور شراب نوشی جیسے موضوعات پر شاعری کی ہے، یہ مقالہ معاصر مصری ادب کو احسان عبدالقدوس کی افسانہ نویسی کے تناظر میں پیش کرتا ہے۔	الأدب، العرب، الشباب، النساء، قصص، الشعب، القضايا، الوطن، الزواج، السياسة
حامد اشرف ہمدانی	محمد ناظم ندوی: بیسویں صدی کا ایک عربی شاعر محمد ناظم ندوي شاعر القرن العشرين	۰۹ ـ ۲۴	پاکستانی شعرا کا عربی شاعری میں حصہ قابل قدر اور اہم ہے۔ بہت سے پاکستانی شعرا نے اردو اور فارسی کے ساتھ ساتھ عربی میں بھی شاعری کی ہے۔ محمد ناظم ندوی کا شمار بھی ایسے ہی شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی شاعری سے عربی ادب کو ثروت مند کیا ہے۔ انہوں نے رومانوی سمیت بہت سے موضوعات پر لکھا۔ یہ مقالہ اُن کی شخصیت کے بطور شاعر اور عربی میں ان کی شعری کاوشوں کا احاطہ کرتا ہے۔	باکستان، المدارس، الكليات، العربي، الجامعات، بهار، الهند، الزاهرات، الفلسطين، مصر

ضیاالحسن	اردو غزل کا لسانی مطالعہ	۲۹ـ ۸۸	یہ بات درست ہے کہ زبان فقط ابلاغ کا ایک ذریعہ ہی نہیں ہے بل کہ یہ کسی بھی سماج کی ثقافتی حالت نیز سماجی وسیاسی حالت جانچنے کا پیمانہ بھی ہے۔زبان شعرونثر پر مشتمل ہوتی ہے۔اردو زبان میں شعر کی بہت مضبوط روایت ہے اور شاعری کی مشہور صنف غزل رہی ہے۔شاعری نے اردو زبان کو کئی پہلوؤں سے ثمر بار کیا ہے۔یہ مقالہ اُن پہلوؤں میں سے ایک پہلو یعنی اردو غزل کا لسانی مطالعہ پیش کرتا ہے۔	زبان،سماجی،تہذیبی، عرب،ایران،غزل، ہندو،مسلم،سنسکرتی، سبک ہندی
محمد آصف قادری	حسرت:اپنی ذات میں مزاحمت Hasrat - The Resistance in Himself	۲ـ۱۵	مولانا حسرت موہانی ایک عظیم انقلابی شاعر تھے جنہوں نے ظالم سامراج اور استحصالی نو آبادیات کے خلاف بھر پور مزاحمت کی۔وہ ایک اصول پسند، رحم دل اور باہمت شاعر تھے۔ایسے وقت میں جب برطانوی نوآبادی کے زیادہ تر لوگ یورپ سے خیرہ ہو چکے تھے اور عبادت کی حد تک یورپ کو پوجتے تھے جو نہ اپنی آنکھ سے دیکھ سکتے تھے اور نہ اپنے ذہن سے سوچ سکتے تھے ایسے وقت میں کچھ مزاحمت کار انقلابی اٹھے جن میں حسرت موہانی سب سے نمایاں تھے۔انہوں نے برطانوی سامراج اور دیگر استحصالی طبقات کی مخالفت کی اور غاصبین کو مشکل میں ڈالے رکھا۔	socialism, communism, humanity, Urdu, Hasrat Mohani, India, British, God, Muslims, truth
محمد ریاض شاہد	شاہ عبداللطیف بھٹائی دے کلام دیاں فکری پرتاں	۱۴۵ـ ۱۵۸	شاہ عبداللطیف بھٹائی سندھی صوفی شاعری کا ایک بڑا نام ہے۔شاہ جو رسالو ان کی مشہور کتاب ہے۔انہوں نے ہنرمندی سے اس کتاب میں سندھی ثقافت کی تصویر کشی کی ہے۔برصغیر میں صوفیانہ روایت کے تسلسل میں بھٹائی نے اخلاق سنوار شاعری کی ہے۔اس مقالے میں اسلام کی بنیادی اقدار مداومت اور انکساری کا مطالعہ پیش کیا گیا ہیں جنہیں شاہ عبداللطیف بھٹائی نے اپنی شاعری میں بہت زیادہ برتا ہے۔	سندھ،دھرتی،وطیرہ، زبان،قادری، شاعری،رشید احمد لاشاری،پنجابی، صداقت،حشر
محمد نعیم	انیسویں صدی کی اردو دنیا اور استعماری حکمتِ عملیاں	۸۸ـ ۱۴۲	استعمار کاری کا عمل محکوم قوموں کے وسائل پر قبضہ تھا۔ساتھ ہی غالب قوم نے مغلوب اقوام پر بڑے ہمہ گیر اثرات ڈالے۔زبان، ادب، ثقافت علم وحکمت وغیرہ زندگی کا کوئی شعبہ شاید ہی ہو جو استعماریت کے اثرات سے بچ پایا ہو۔اسی لیے یہ عمل بذاتہ ثقافتی اقدار کی ایک مثال ہے۔مقامی آبادی کو محض فوجی طاقت یا سیاسی حکمت سے نہیں بل کہ زیادہ عمیق ثقافتی حربوں کے ذریعے مطیع بنایا گیا۔دنیا کا بیشتر حصہ اس عمل سے متاثر ہوا ہے۔یہ مقالہ صرف ہندوستان کے تناظر میں اُن حکمت عملیوں کا مطالعہ پیش کرتا ہے جس کے بلاواسطہ یا بالواسطہ اثرات اردو ادب پر پڑے۔	اردو،یورپی،تجارت، استعمارکاری،مطیع، ہندوستان،مرہٹوں، مشرق،کلاسیکی،ثقافت
محمود الحسن عارف	سکالمے کی روایت عہدِ نبوی میں: ایک تحقیقی مطالعہ	۵۵ـ ۶۸	تاریخ کے اوراق میں سکالمے کی جڑیں بڑی گہری ہیں۔اِس کا سرا زمانہ قبل از تاریخ سے ملتا ہے۔بعض نے سکالمے کی روایت کی افلاطون سے بھی پہلے نشان دہی کی ہے۔اس موضوع پر پہلی کتاب افلاطون نے لکھی تھی۔تاریخ مختلف قوموں ، تہذیبوں اور معاشروں کے درمیان سکالمے کی روایت سے بھری پڑی ہے۔نبی پاک ﷺ کا شمار عظیم ترین مصلح کے طور پر ہوتا ہے۔آپ نے اپنی دعوت کے سلسلے میں سکالمے کو اختیار فرمایا۔آپ نے اپنے مقدس مشن یعنی انسانی نجات کے ضمن میں ہمیشہ سکالمے کو اہمیت دی۔یہ مقالہ نبی ﷺ کے عہد میں سکالمے کی روایت کو پیش کرتا ہے۔	سکالمہ،افلاطون، بائبل،قابیل،قرآن، اسلام،جنگ،جہنم، عرب،طائف